سوال

(78) رکوع سے اٹھتے وقت مقتدی کیا کہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مقتدی پر لازم ہے کہ رکوع سے سر اٹھاتے وقت وہ بھی "سمع اللہ لمن حمدہ" ہے؟ (فتاویٰ المدینہ: 19)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں علماء کے مابین اختلاف ہے۔ بعض اس کے وجوب کے قائل ہیں اور بعض نفی کے قائل ہیں۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ امام کے ساتھ "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے۔ اس مسئلہ کے بارے میں حافظ سیوطی رحمة اللہ علیہ نے ایک پورا رسالہ لکھا کہ جس میں انہوں نے حضرت امام شافعی رحمة اللہ علیہ کے موقف کی تائید کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ "مقتدی تحمید اور تسمیع دونوں کے درمیان جمع کرے گا۔ ہم بھی اسی کو راجح سمجھتے ہیں۔ دو اسباب کی وجہ سے۔

پہلا سبب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

"صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي"

"کہ اس طرح نماز پڑھو جیسا مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو"

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت سے سیکھی۔ "كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي" کا جو معنیٰ ہے وہ بھی یہی ہے کیونکہ یہ صورت ان صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے لیے اس وقت ظاہر تھی۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ آپ دونوں کو جمع کرتے تھے۔ یعنی سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے کہ جب رکوع سے اپنا سر بلند کرتے قیام کی طرف۔ جب پوری طرح کھڑے ہوجاتے تو پھر "ربنا ولک الحمد" کہتے تھے۔

دوسرا: رکوع سے قیام کی طرف آتے وقت کے لیے ایک حدیث ہے اور جبکہ قیام کے لیے ایک الگ سی حدیث ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ مقتدی صرف "ربنا ولک الحمد" کہے گا تو یہ کب کہے گا؟ اگر وہ رکوع سے سر اٹھاتے وقت کہے۔ تو گویہ دعا اپنی جگہ سے ہٹ کر پڑھی گئی۔ "صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي" کی پیروی نہیں ہوئی۔ تو اتنا ہے کہ اس نے دوسری حدیث کی تو پیروی کی ہے لیکن رکوع سے قیام کی طرف آتے وقت درمیان کی دعا چھوڑ دی تو اس سنت کے چھوڑنے کو جائز کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ پھر نماز میں تو اس طرح کا خالی چھوڑا ہوا کوئی رکن نہیں ہے کہ جس میں کوئی خاص دعا نہ ہو اور دوسری جس حدیث میں یہ ذکر ہے۔

"وَإِذَا قَالَ : سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہُ, فَقُولُوا : رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ"

تواس سے یہ مراد نہیں ہے کہ مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ نہ کہے۔ اس کی مثال اس طرح ہے کہ جیسے ایک حدیث میں ہے کہ :

"إِذَا قَالَ الْإِمَامُ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقُولُوا آمِين "

تو اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ امام "آمین" نہیں کہے گا۔ تو ہم اس حدیث میں مقتدیوں کے لیے آمین کہنے کو مشروع سمجھتے ہیں۔ اور امام کے آمین کہنے کو ناجائز نہیں سمجھتے۔ کیونکہ یہ حدیث اس میں خاموش ہے جبکہ دوسری صریح حدیث موجود ہے کہ جس میں امام کے لیے "آمین" کہنا ثابت ہے۔ جیسے بخاری و مسلم "میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے۔

"إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ ، فَأَمِّنُوا"

تو اسی طرح ہم یہی بات :

"وَإِذَا قَالَ : سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہُ, فَقُولُوا : رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ"

میں کہتے ہیں کہ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مقتدی " سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہُ "نہ کہے بلکہ اس سے خاموش ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

نماز کا بیان صفحہ:174

محدث فتویٰ